149111-ایسے مال سے حج کرنا جو اصل میں سودی قرضہ ہو

سوال

میں نے کچھ عرصہ پہلے ایک سودی بینک سے گاڑی خریدنے کیلئے قرض لیا تھا، لیکن میں اب سودی لین دین پر افسردہ ہوں، اور میں نے اللہ تعالی سے توبہ کرلی ہے، اللہ تعالی میری توبہ قبول فرمائے، میں نے اس گاڑی کو فروخت کردیا ہے، اور اس سال میں نے حج کرنے کی نیت کی ہے، میرے پاس رقم نہیں ہے، کیا میرا اس گاڑی کی قیمت سے حج کرنا صحیح ہوگا؟ یاد رہے میں اس سودی قرضے کی اقساط بینک کو اپنی ماہانہ تنخواہ سے ادا کررہا ہوں، کہ مجھ تک تنخواہ آنے سے کچھ دن پہلے ہی کٹوتی ہوجاتی ہے، اور میرے پاس اسکے علاوہ کوئی راستہ بھی نہیں ہے، میری راہنمائی کردیں، جزاکم اللہ خیرا۔

پسندیدہ جواب

سودی قرضہ لینا یا دینا ہر طرح سے
ناجائز ہے، اور جو شخص یہ کام کررہا ہے اس کیلئے توبہ کرنا ضروری ہے، اور سودی لین
دین چھوڑدے، اور اس پر پشیمان بھی ہو اور آئندہ نہ کرنے کا بھی عزم کرے۔

سودی قرض لینا اگرچہ حرام ہے لیکن آپ
اس کے مالک ہیں، آپ اسے کہیں بھی جائز کام میں استعمال کرسکتے ہیں، جیسے آپ اس قرض
سے کار خرید لیں، وغیرہ

آپ مزید جاننے کیلئے دیکھیں:
"المنفعۃ فی القرض" لعبد اللہ بن محمد العمرانی، ص 245-254 ملاحظہ کریں

مذکورہ بالا بیان کے بعد؛ آپ اپنے پاس
موجود رقم سے حج کرسکتے ہو، لیکن سود سے توبہ کرنا لازمی ہے، جیسا کہ آپ نے اسکا
ذکر بھی کیا ہے، جبکہ اقساط کی ادائیگی آپ کیلئے مُضر نہیں ہے، آپ وہ ادا کردیں۔

ایسے ہی اگر آپ قرض کی ادائیگی کیلئے
طاقت رکھتے ہو تو ایسے قرض کے ہوتے ہوئے حج کرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے قرض مؤجل
ہو یا قسط وار۔

مزید تفصیل کیلئے آپ سوال نمبر: (3974)
اور (4241) بھی ملاحظہ کریں۔

اللہ تعالی ہمیں اور آپکو نیک اعمال
کی توفیق دے اور ہمیں سیدھے راستے پر رکھے۔

واللہ اعلم.